



سوال

آپ نے سوال نمبر: (174947) کے جواب میں ذکر کیا ہے کہ صحیح حدیث کے مطابق اعمال کے ترازو میں وزنی ترین چیز لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔ لیکن اس بات کو اس حدیث کے ساتھ کیسے تطبیق دی جا سکتی ہے کہ: (میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہیں)

جواب

الحمد للہ

عقیدہ توحید و زقیامت انسان کے ترازو میں وزنی ترین چیز ہوگی، جیسے کہ پرچی والی حدیث میں ہے۔

پرچی والی حدیث یہ ہے: "عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کو پھانٹ کر نکالے گا اور سارے لوگوں کے سامنے لائے گا اور اس کے سامنے [گناہوں کے] ننانوے رجسٹر کھول دے گا، ہر رجسٹر حدنگاہ تک لمبا ہوگا، پھر اللہ عزوجل فرمائے گا: کیا تو اس میں سے کسی جرم کا انکار کرتا ہے؟ کیا تم پر میرے محافظ کا تبوں نے ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا: میرے پروردگار! نہیں۔ پھر اللہ فرمائے گا: کیا تیرے پاس صفائی پیش کرنے کے لئے کوئی عذر ہے؟ تو وہ کہے گا: میرے پروردگار! نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا (کوئی بات نہیں) تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے۔ آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا، پھر ایک پرچی نکالی جائے گی جس پر أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لکھا ہوگا۔ اللہ فرمائے گا: جاؤ اپنے اعمال کے وزن کا مشاہدہ کرو، وہ کہے گا: اے میرے رب! ان رجسٹروں کے سامنے یہ پرچی کیا حیثیت رکھتی ہے؟! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے ساتھ زیادتی نہ ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ تمام رجسٹر ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں گے اور وہ پرچی دوسرے پلڑے میں، تو وہ سارے رجسٹر ہلکے ہو کر اٹھ جائیں گے، اور پرچی بھاری ہو جائے گی۔ اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز اس سے بھاری ثابت نہیں ہو سکتی"

اس حدیث کو ترمذی: (2639)، ابن ماجہ: (4300) اور مسند احمد: (11/571) نے روایت کیا ہے، اور اسے البانی نے صحیح قرار دیتے ہوئے کہا ہے: "امام حاکم کہتے ہیں کہ: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح سند والی ہے" ان کی اس بات پر امام ذہبی نے موافقت کی ہے۔ البانی کہتے ہیں: میری بھی وہی رائے جو امام حاکم اور ذہبی نے کہی ہے۔ ختم شد
"السلسلة الصحيحة" (262/1)

جبکہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہیں)

اس حدیث کو ابوداؤد: (4799) اور ترمذی: (2002) نے روایت کیا ہے، اس کے بارے میں امام ترمذی کہتے ہیں: "یہ حدیث حسن صحیح ہے" نیز اس حدیث کو البانی نے سلسلہ صحیحہ: (2/535) میں صحیح قرار دیا ہے؛ یہاں اس حدیث میں یہ مراد نہیں ہے کہ حسن اخلاق کلمہ توحید سے بھی افضل ہے، یا یہ کہ لہجہ اخلاق اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ پر ایمان لانے سے بھی افضل ہے؛ کیونکہ اللہ اور رسول اللہ پر ایمان کے بغیر حسن اخلاق کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

اس لیے یہاں مراد یہ ہے کہ: مومن اور موحد بندے کا حسن اخلاق [میزان میں سب سے بھاری ہوگا]۔

تو اس طرح حسن اخلاق کی دیگر اقدار پر یا نقلی عبادات پر فضیلت ہوگی، جیسے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے

وہ کہتی ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (یشک مومن اپنے حسن اخلاق کی بدولت روزے رکھنے اور قیام کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے) اس

